بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم جمعہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے
جلد ۶۴/۲۹ | ۱۹ ذوالحجہ ۱۳۹۴ھ ۳ صلح ۱۳۵۴ہش ۳ جنوری ۱۹۷۵ء | نمبر ۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کیلئے بہرحال یہ لازمی امر ہے کہ وہ ہمیشہ استغفار میں مشغول رہے

یہ جو قحط اور طرح طرح کی بلائیں نازل ہوتی ہیں ان سے غرض یہی ہوتی ہے کہ لوگ استغفار میں مشغول ہو جائیں

"توبہ استغفار کرنی چاہیئے بغیر توبہ استغفار کے انسان کر ہی کیا سکتا ہے۔ سب نبیوں نے یہی کہا ہے کہ اگر توبہ استغفار کرو گے تو خدا بخش دے گا۔ سو نمازیں پڑھو اور آئندہ گناہوں سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد چاہو اور پچھلے گناہوں کی معافی مانگو اور بار بار استغفار کرو تاکہ جو قوت گناہ کی انسان کی فطرت میں ہے وہ ظہور میں نہ آوے۔ انسان کی فطرت میں دو طرح کا ملکہ پایا جاتا ہے ایک تو کسبِ خیرات اور نیک کاموں کے کرنے کی قوت ہے اور دوسرے بُرے کاموں کو کرنے کی قوت۔ اور ایسی قوت کو روکے رکھنا یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور یہ قوت انسان کے اندر اس طرح سے ہوتی ہے جس طرح کہ پتھر میں ایک آگ کی قوت ہے۔ اور استغفار کے یہی معنے ہیں کہ ظاہر میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو اور گناہوں کے کرنے والی قوت ظہور میں نہ آوے۔ انبیاء کے استغفار کی بھی یہی حقیقت ہے کہ وہ ہوتے تو معصوم ہیں مگر وہ استغفار اس واسطے کرتے ہیں کہ تا آئندہ وہ قوت ظہور میں نہ آوے اور عوام کے واسطے استغفار کے دوسرے معنے بھی لئے جاویں گے کہ جو جرائم اور گناہ ہو گئے ہیں ان کے بد نتائج سے خدا بچائے رکھے اور ان گناہوں کو معاف کر دے اور ساتھ ہی آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے۔

بہرحال یہ انسان کے لئے لازمی امر ہے وہ استغفار میں ہمیشہ مشغول رہے۔ یہ جو قحط اور طرح طرح کی بلائیں دنیا میں نازل ہوتی ہیں ان کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ لوگ استغفار میں مشغول ہو جائیں مگر استغفار کا یہ مطلب نہیں ہے جو استغفر اللہ استغفر اللہ کہتے رہیں اصل میں غیر ملک کی زبان کے سبب لوگوں سے حقیقت چھپی رہی ہے۔ عرب کے لوگ تو ان باتوں کو خوب سمجھتے تھے مگر ہمارے ملک میں غیر زبان کی وجہ سے بہت سی حقیقتیں مخفی رہی ہیں۔ بہت سے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے اتنی دفعہ استغفار کیا سو تسبیح یا ہزار تسبیح پڑھی مگر جو استغفار کا مطلب اور معنے پوچھو تو بس کچھ نہیں ہکا بکا رہ جاویں گے۔ انسان کو چاہیئے کہ حقیقی طور پر دل ہی دل میں معافی مانگتا رہے کہ وہ معاصی اور جرائم جو مجھ سے سرزد ہو چکے ہیں ان کی سزا نہ بھگتنی پڑے اور آئندہ دل ہی دل میں ہر وقت خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرتا رہے کہ آئندہ نیک کام کرنے کی توفیق دے اور معصیت سے بچائے رکھے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۷۲، ۳۷۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے:۔

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے نسبتاً بہتر ہے

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۳ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کل بار بار ضعف کی تکلیف ہوتی رہی

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری خالہ زاد ہمشیرہ مبارکہ شمیم نیرؔ صاحبہ بنت حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیرؔ مرحوم بعارضہ قلب پندرہ یوم سے کراچی میں بیمار ہیں احباب کی خدمت میں صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد اللطیف خاں اسسٹنٹ
پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ)

میری بھتیجی عزیزہ نسیم اختر ایم۔اے بنت شیخ صدیق احمد صاحب سابق امیر جماعتِ احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں حال دریا خاں کا نکاح یکم جنوری ۱۹۷۵ء کو ہمراہ عزیزم امین اصغر صاحب بی۔اے، ایل ایل بی ابن مکرم بشیر الدین صاحب اصغر رام گلی لاہور بعوض دس ہزار روپے حق مہر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری نے بعد نماز عصر مسجد گولبازار ربوہ میں پڑھا۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین

(حکیم خورشید احمد گول بازار۔ ربوہ)

(سالِ نو مبارک ہو)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اللہ تعالیٰ سالِ نو کو ہر احمدی مرد، عورت اور بچے کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور یہ سال غلبۂ اسلام کے لئے نمایاں سال ہو۔ آمین اللّٰھم آمین۔

آپ کو معلوم ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا پہلا حصہ ۲۸ فروری ۱۹۷۵ء کو پورا ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک وعدوں کا ۱/۱۵ وصول ہو جانا چاہیئے۔ عہدہ داران کی خدمت میں گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر اپنے حالات کے مطابق وصولی کیلئے باقاعدہ منصوبہ بنا کر فوری کام شروع فرما دیں اندرون و بیرون پاکستان کے وعدہ کنندگان نوٹ فرمالیں۔ جزاکم اللہ (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل
مورخہ ۳ر صلح ۱۳۵۴ ہش

ہمارے ۸۲ ویں جلسہ سالانہ کی نمایاں اور منفرد خصوصیت

یوں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں اور پہلے سے دی ہوئی بشارات کے عین مطابق ہمارے ہر جلسۂ سالانہ کو برکتوں اور رحمتوں سے معمور فرمایا ہے اور ہر سال ہی ہمارا جلسہ اس میں شرکت کرنے والے خوش نصیبوں کو اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا مورد بنا لینے کا موجب بنتا ہے بایں ہمہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہمارا ہر جلسۂ سالانہ برکتوں، رحمتوں اور فضلوں سے معمور ہونے کے ساتھ ساتھ بعض مخصوص اور منفرد خصوصیات کا بھی حامل ہوتا ہے یعنی ہر جلسۂ سالانہ میں اپنی جگہ منفرد طور پر بعض ایسی خصوصیات ہوتی ہیں جو سابقہ جلسوں سے اسے کسی نہ کسی رنگ میں ممیّز و ممتاز کرنے والی ہوتی ہیں۔

چنانچہ ہمارا ۸۲ واں جلسہ سالانہ جو ۲۶ تا ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۴ء کی تاریخوں میں ربوہ کی مقدس سرزمین پر منعقد ہوا اپنی جگہ بعض مخصوص اور منفرد خصوصیات کا حامل تھا جو اس کی اہمیت و افادیت کو چار چاند لگانے اور اس کی شان اور اسکے نتیجہ میں حاصل ہونے والی برکات کو دوبالا کرنے کا موجب بنیں اور اس میں شرکت کرنے والوں کی خوش نصیبی پر ایک نئے رنگ میں مہر تصدیق ثبت کرنے کا باعث ثابت ہوئیں۔ سب سے اول تو یہ کہ امسال ہمارا یہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکّہ معظمہ میں حج کے مقدس و مبارک اجتماع اور عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب کے معاً بعد منعقد ہوا۔ پھر جلسہ کے دوران جمعہ کی عید بھی آ شامل ہوئی اس طرح کئی مقدس و مبارک اجتماعوں اور تقریبات کے بہ تسلسل مجتمع ہونیکے باعث جلسہ کی برکات میں بھی اجتماع کی ایسی کیفیت پیدا ہوئی جو اسے بلاشبہ تمام دوسرے جلسوں سے بلحاظ اجتماعِ برکات ممیّز و ممتاز کرنے والی تھی۔ اور اس عرصہ میں کی جانے والی دعاؤں کی قبولیت پہ دال تھی۔ اِس جلسہ کی اِس خصوصیت کے پیشِ نظر دل اس یقین سے لبریز ہو ہو گئے کہ ؎

چل رہی ہے نسیمِ رحمت کی ؎ جو دُعا کیجئے قبول ہے آج

چنانچہ جلسہ کے ایام میں ذکرِ الٰہی اور عاجزانہ و متضرعانہ دُعاؤں میں شغف کی کیفیت فزوں سے فزوں تر ہوتی چلی گئی۔ غلبۂ اسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے اِس درد و الحاح سے انفرادی اور اجتماعی رنگ میں دعائیں ہوئیں اور اِس کثرت سے احباب رات کی خاموش گھڑیوں میں نمازِ تہجد میں (جو مکرم حافظ محمد صدیق صاحب پڑھاتے رہے) شریک ہوئے اور اس درد بھرے دل کے ساتھ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی تمنائیں پیش کیں اور اِس ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے عالم میں ہر روز نمازِ فجر کے بعد علی الترتیب محترم مولانا ابو العطاء صاحب۔ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب اور محترم مولانا عبد المالک خان صاحب کی زبانی قرآن مجید کے پُر معارف درس سُنے کہ ان کے ذوقِ عبادت، جذبۂ قربانی اور بابرکت مواقع سے مستفیض ہونے کی تڑپ کو دیکھ کر آسمان پر فرشتے بھی عش عش کر اٹھے ہوں گے اور ان کی خوش نصیبی کے چرچے ملاءِ اعلیٰ میں بھی ہوئے ہوں گے۔

پھر ہمارے ۸۲ ویں جلسہ سالانہ کی ایک نمایاں اور منفرد خصوصیت یہ تھی کہ اس میں شرکت کرنے والے گزشتہ چند ماہ کے دوران عشق و وفا کی ایک کڑی آزمائش میں سے گزرنے اور سُرخرو ہونے کے بعد اس میں شرکت کی سعادت سے بہرہ یاب ہونے کے لئے دیوانہ وار کھنچے چلے آئے تھے۔ ان کا اِس طرح کھنچے چلے آنا اِس حقیقت کا آئینہ دار تھا کہ بحمد اللہ تعالیٰ بڑی سے بڑی آزمائش اور کڑے سے کڑا امتحان بھی ان کے ایمان میں خفیف سی لغزش بھی پیدا نہیں کر سکتا۔ وہ ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَأْتِیْنَكَ سَعْیًا کا ایمان افروز نظارہ پیش کرتے ہوئے اِس حال میں دیوانہ وار آئے تھے کہ ان میں سے بہتوں نے اپنا عہد پورا کر دکھایا تھا اور باقی بھی اِس انتظار میں تھے کہ اگر خدا چاہے تو وہ بھی اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر کے اپنا عہد پورا کر دکھائیں۔ خدا تعالیٰ نے انہیں ان کے آقا و مطاع خاتم النبیین حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدسی صفات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما کر اُن کے اُس مرتبہ و مقام کا عرفان بخشا ہے جس کی بناء پر خدا تعالیٰ نے اُن کے (یعنی صحابہ کرامؓ) کے نمونہ کی تعریف کرتے ہوئے قرآنِ کریم میں فرمایا:-

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝ (الاحزاب آیات ۲۳، ۲۴)

ترجمہ:- چنانچہ (دیکھو) جب مومنوں نے مخالف گروہوں کو دیکھا تو کہا یہ تو وہی گروہ ہیں جن کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ کہا تھا۔ ان کو اس واقعہ نے (کمزور نہیں کیا بلکہ) ایمان اور اطاعت میں اور بڑھایا۔ ان مومنوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اُس وعدہ کو جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا سچا کر دکھایا۔ پس بعض تو ایسے ہیں جنہوں نے (حسب وعدہ) اپنی نیت کو پورا کر دیا اور ان میں بعض ایسے ہیں جو انتظار میں ہیں انہوں نے اپنے ارادہ میں کوئی تزلزل نہیں آنے دیا۔

ان کا امسال ایک کڑی آزمائش میں سے گزرنے کے بعد جلسہ پر دیوانہ وار کھنچے چلے آنا حتّٰی کہ اکنافِ عالم سے ہزاروں میل کی مسافت طے کر کے اور راستے کی صعوبتیں اُٹھا کر گرتے پڑتے بہر طور آ پہنچنا اِس امر کو دنیا پر آشکار کرنے کا موجب بنا کہ حق و صداقت کے یہ متوالے اس کڑی آزمائش میں جو من جانب اللہ ان کیلئے پیدا کی گئی تھی پورے اُترے ہیں اور آئندہ بھی پورے اُترتے چلے جائیں گے جبتک کہ اسلام ان کی مجاہدانہ کوششوں اور مسلسل قربانیوں کے نتیجہ میں بفضل اللہ تعالےٰ پورے کرۂ ارض پر غالب نہ آ جائے۔

ہمارے ۸۲ ویں جلسۂ سالانہ کی اس منفرد خصوصیت سے اس کی عظمت و اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ کیا ہی خوش نصیب ہیں وہ ہزاروں ہزار غلامانِ محمدؐ و غلامانِ مسیح موعودؑ جنہیں اِس جلسہ میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی اور وہ اس خصوصیت کے نتیجہ میں عند اللہ بے انداز اجر و ثواب کے مستحق ٹھہرے۔

اے خدا تُو اپنے فضل سے ان کے ایمان و اخلاص اور نفوس و اموال میں برکت دے، ان کی مرادات کی راہیں ان پہ کھول دے، انہیں اپنی دائمی معیت سے نواز اور اپنی پناہ میں لے کر ہر قسم کے مصائب و آفات اور بلاؤں سے ان کی حفاظت فرما اور انہیں دینی و دُنیوی نعمتوں سے مالا مال فرما اور سدا اپنی رحمت کا سایہ ان کے سروں پر رکھ اور دُنیا پر اس حقیقت کو روزِ روشن کی طرح عیاں کر دے کہ یہ تیرے ہیں اور تُو ان کا ہے، جو ان کا دوست ہے تُو بھی اُن کا دوست ہے اور جو ان سے بلاوجہ دشمنی کرتا ہے وہ فی الاصل تیری دشمنی مول لیتا ہے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

اعلانِ نکاح

برادر اصغر عزیز محمد ابراہیم بی۔ اے ابن محترم مہرالدین صاحب ساکن محلہ دارالرحمت غربی ربوہ کے نکاح کا اعلان مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے مورخہ ۲۷/۱۲ بروز جمعہ المبارک بعد نماز فجر مسجد نصرت محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں ہمراہ محترمہ شمیم حفیظ صاحبہ بنت مکرم ملک عبد الحفیظ صاحب بی اے ڈپٹی چیف کنٹرولر پاکستان ریلوے لاہور کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے دینی و دنیاوی لحاظ سے بابرکت کرے اور اسے مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔

(ثریا بیگم اہلیہ عزیز احمد صاحب بھٹی ساہیوال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندہ خدا اور سلسلۂ وحی و الہام

(محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

(۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات

اب میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے چند الہامات بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔

۱۸۸۲ء میں یعنی ایک صدی سے بھی زائد عرصہ قبل آپ کو الہام ہوا:۔

یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ۔
(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۱)

یعنی تیرے پاس دنیا کے دور دراز راستوں سے لوگ آئیں گے اس وقت مخلوق خدا سے اپنا مونہہ نہ پھیر لینا! اور لوگوں کی کثرت آمد سے تھک نہ جائیو!

حضرت مرزا صاحبؑ کا یہ الہام اس وقت کا ہے جب آپ نے ابھی کوئی دعویٰ وغیرہ بھی نہ کیا تھا اور قادیان کے گمنام گاؤں میں گوشۂ تنہائی میں ریاضت و عبادت میں اپنے دن گزار رہے تھے۔

اس وقت ہمارے زندہ خدا نے جو غیبوں کو جانتا ہے آپ کو یہ خبر دی کہ دنیا کے مختلف حصوں سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور اس کثرت سے آئیں گے کہ اگر کوئی معمولی آدمی ہو تو ان کی کثرت سے تھک جائے اور تنگ پڑ جائے۔ سو دیکھ لو ایسا ہوا کہ نہیں اور خدا کا کلام پورا ہوا کہ نہیں؟

۱۸۹۸ء کی بات ہے آج سے پون صدی پہلے ہندوستان میں طاعون کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ کو اس کے ہندوستان میں پھیلنے کی اطلاع دی۔ حضرت مرزا صاحبؑ نے خواب میں دیکھا کہ پنجاب کے مختلف شہروں میں چھوٹے چھوٹے سیاہ پودے کثرت کے ساتھ لگائے جا رہے ہیں۔ جب آپ نے خواب میں ہی دریافت کیا کہ یہ کیا ہے تو جواب میں بتایا گیا کہ یہ طاعون کے پودے ہیں۔ پھر آپ کو الہام ہوا:۔

اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَ النُّفُوْسُ تُضَاعُ۔

یعنی بیماریاں بہت پھیلیں گی اور جانیں ضائع ہوں گی۔

چنانچہ نہایت شدت کے ساتھ طاعون کا پنجاب پر حملہ ہوا اور طاعون مختلف شہروں میں وبا کی صورت میں پھوٹ پڑی۔ اس ضمن میں آپ کو الہاماً خدا تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا احمدی لوگ نسبتاً بالکل امن میں رہیں گے اور یہ الہام ہوا:۔

اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔

یعنی جو تیری چار دیواری کے اندر ہیں میں ان کی حفاظت کروں گا۔

چنانچہ اس الہام کے بعد اگرچہ طاعون کے کچھ واقعات قادیان میں بھی ہوئے مگر آپ کے گھر کے سارے افراد اور گھر میں رہنے والے دیگر جملہ افراد محفوظ رہے پھر چار دیواری سے مراد یہ بھی تھی کہ جو آپ کے مخلص مرید ہیں ایسے احمدی بھی چار دیواری میں شامل ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کو بھی معجزانہ رنگ میں محفوظ رکھا۔

چنانچہ بہت سے سعادت مند اور نیک فطرت لوگ جماعت میں اس الہام کے صاف طور پر پورا ہونے پر داخل ہوئے۔

۲۲؍مئی ۱۹۰۵ء کی بات ہے آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا:۔

"آہ نادر شاہ کہاں گیا"

یہ اس وقت کی بات ہے جب نادر خان ابھی بچہ تھا۔ اس وقت دنیا کے تمام بادشاہوں میں کوئی نادر شاہ بادشاہ بھی نہ تھا لیکن بعد میں ایک شخص غیر متوقع طور پر نادر خان سے نادر شاہ بنا اور وہ طبعی موت بھی نہ مرا بلکہ ایسے طرز سے قتل ہوا کہ اس وقت ہر زبان پر یہی الفاظ جاری تھے کہ "آہ نادر شاہ کہاں گیا"۔

۱۹۳۰ء میں ہونے والے واقعہ کے متعلق ۱۹۰۵ء میں بتا دینا کسی انسان کا کام نہیں۔ اس سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ سچا الہام تھا اور خدا کا کلام تھا وہاں یہ بھی ثابت ہے کہ خدا اس زمانہ میں بھی کلام کر رہا ہے اور اپنے زندہ ہونے کا ثبوت مہیا کر رہا ہے۔

پھر ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کو حضرت مرزا صاحبؑ نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر یہ الہام شائع فرمایا:۔

"تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک ذکی غلام تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا"۔

پھر سبز اشتہار میں حضورؑ نے بذریعہ الہام اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر یہ بھی لکھا کہ اس کا دوسرا نام محمود اور تیسرا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا۔ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر ۱۹۰۵ء میں یہ خبر دی:۔

"میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب و وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی قبول کریں گے"۔
(الوصیت صفحہ ۹ حاشیہ)

کس صفائی سے یہ الہامات پورے ہوئے وہ تمام باتیں اور علامات جو اللہ تعالیٰ کے الہام میں موعود فرزند کے متعلق پیدائش سے پہلے اور بعد میں بیان کی گئیں سب کی سب علیٰ وجہ الاتم پوری ہوئیں۔

اور حضرت مرزا صاحبؑ نے پیشگوئی فرمائی کہ میرے ہاں ایک لڑکا ہوگا۔ اس کا نام محمود ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا

حضرت مرزا صاحبؑ کو کیا معلوم تھا کہ میرے ہاں بیٹا ہوگا یا بیٹی۔

پھر ان کو کیا معلوم تھا کہ میں اس کی پیدائش تک زندہ رہوں گا اور اس کا نام محمود رکھوں گا۔ پھر ان کو کیا معلوم تھا کہ وہ بچہ جیئے گا یا زندہ رہے گا اور یہ کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ پھر انہوں نے کہا کہ وہ فضل عمر ہوگا۔ ان کو کیا معلوم تھا کہ وہ میرے بعد خلیفہ بھی ہوگا اور لمبی عمر پائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ ان کو کیا معلوم تھا کہ کمزور ہوگا یا بہادر ہوگا یا یہ کہ وہ بڑے پکے ارادہ والا ہوگا۔ ان کو کیا معلوم تھا کہ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ وہ صاحب شان و شکوہ ہوگا۔ ان کو کیا معلوم تھا کہ وہ بیٹا اتنی شان اور دبدبہ والا ہوگا۔ وہ فخر رسل ہوگا۔

یہ غیب کی باتیں ہیں جو خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ پر ظاہر کیں۔ اس سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہستی ہے اور اب بھی وہ اپنے برگزیدہ بندوں سے بولتا اور ان سے کلام کرتا ہے وہاں حضرت مرزا صاحبؑ کا خدا تعالیٰ کے ساتھ خاص تعلق بھی ثابت ہوتا ہے اور آپ سب لوگ گواہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کے یہ تمام الہامات سیدنا حضرت مرزا محمود احمد رضی اللہ عنہ کے وجود میں کس صفائی کے ساتھ پورے ہوئے

پھر آپ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا جس کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائیگا ...... اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے (عالم کشف میں مجھے وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے اور کہا گیا کہ یہ ہیں جو اپنی گردنوں پر تیری اطاعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا جُوا اٹھائیں گے اور خدا انہیں برکت دے گا۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

تجلیات الٰہیہ ص۲

پھر ۱۸۸۳ء میں حضرت مرزا صاحب کو انگریزی میں الہام ہوا جو براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ میں ان الفاظ میں درج ہے۔

"I LOVE YOU I SHALL GIVE YOU A LARGE PARTY OF ISLAM."

یعنی "میں تم سے محبت کرتا ہوں میں تمہیں ایک بڑا گروہ اسلام کا دوں گا۔"

پھر حضرت مرزا صاحب کے خلفاء کرام اور آپ کے ماننے والوں میں بڑی بھاری تعداد ایسے برگزیدہ اور صلحاء کی ہے جن سے خدا تعالیٰ نے رؤیا و کشوف میں اور کبھی بذریعہ الہام کلام فرمایا اور اپنے مکالمہ و مخاطبہ سے انہیں نوازا۔ اور اپنے زندہ ہونے اور الحی والقیوم ہونے کی تجلی مشاہدہ کروائی۔

خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات

حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ جو حضرت مرزا صاحب کے خلیفۂ اوّل تھے اُن مقدس اور برگزیدہ انسانوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ کی ہمکلامی کا شرف عطا ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ کے چند ایک الہامات، رؤیا و کشوف بھی سن لیجئے۔

آپ فرماتے ہیں خدا کی آواز میں نے سنی اس نے فرمایا۔

"قرآن کی آیت کا منکر کوئی ہو اور وہ مشکل سے مشکل کے متعلق کوئی سوال کرے اور تجھے نہ آتا ہو تو ہم اس کا علم تجھے سکھا دیں گے۔"

(بدر ۱۳ر اکتوبر ۱۹۱۰ء ص)

"تو مجھ سے کہہ اور دعا کر میں اسے قبول کروں گا۔"

(الحکم ۱۴ر جنوری ۱۹۰۳ء)

اَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

اپنے فضل سے مجھے اپنے غیر سے غنی کر دے۔ (بدر ۱۶ر فروری ۱۹۱۱ء)

فرمایا:۔

"کل ہی مجھے ایک کتاب ملی اس کے متعلق الہام ہوا تھا کہ ہند میں نہیں ایک سیاح اتفاقاً یہاں آگیا۔ اس سے ذکر کیا اس نے کہا ہاں ہند میں تو نہیں مگر سندھ میں ہے میں تمہیں پہنچا دوں گا۔ کل وہ کتاب اللہ کے فضل سے پہنچ گئی۔"

(بدر ۱۸ر جنوری ۱۹۱۲ء صفحہ ۳)

آپ کو راجہ رام موہن رائے کی سوانح عمری کے بارہ میں الہام ہوا کہ

"اس کی کتاب نہ پڑھو"

(الفضل ۱۸ر اکتوبر ۱۹۱۸ء ص)

یہ کتاب آپ کو مجنوں کے کسی آدمی نے دی تھی۔

فرمایا "میں اپنی جان و دل سے شہادت دیتا ہوں کہ اپنی آنکھوں سے فرشتوں کو دیکھتا ہے۔۔۔۔ ان کی محبت و احسان کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور اپنے کانوں سے انہیں یہ کہتے سُنا۔

نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ

(الحکم ۲۲ر جولائی ۱۹۱۲ء ص)

ایک کشف بھی آپ کا سُن لیں۔ فرمایا

"ایک ہمارا محسن ۔۔۔۔۔ تھا وہ مارا گیا۔ مجھے اس جج سے ملنے کا موقعہ ملا جس نے تحقیقات کی تھی اس نے بتایا۔۔۔۔ کہ اتنے آدمیوں کو پھانسی لگ گئی میں لیٹ گیا۔ تو میں نے دیکھا کہ جن کے متعلق پھانسی کا حکم دیا گیا تھا وہ چارپائی پر بیٹھے ہیں۔ اور کچھ سکھ مجھ کو دکھائے گئے۔ جو زمین پر بیٹھے تھے۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ یہ سب چھوٹ جائیں گے اور اسکے قاتل وہ سکھ ہیں جو سزا پائیں گے۔۔۔۔۔ ٹھیک نو بجے جب کہ ۔۔۔۔ پھانسی کا مقررہ وقت تھا سیالکوٹ سے تار آگیا کہ اصل مجرم پکڑے گئے ہیں۔۔۔ تحقیقات پر مقدمہ مذہبی طرز کا ہو گیا اور وہ رہا ہو گئے۔ تب وہ جج کہنے لگا بڑا ایشن چرچ ہے تب اس نے پوچھا کہ اب کون سزا پائے گا۔ میں نے کہا وہ سکھ ہیں۔ ان مجرموں میں سے ایک سرکاری گواہ وعدہ معاف بن گیا۔ ڈ بچ گیا۔ اور باقی پھانسی پا گئے اس پر جج نے کہا کہ ایک تو بچ گیا میں نے کہا مجھے تو یہ نہیں دکھایا گیا کہ یہ بچے چنانچہ اس نے وہاں سے نکل کر خوشی میں شراب پی کر ایک لڑکی کو چھیڑا اس کے رشتہ داروں نے وہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔"

(الحکم ۔ ۱۴ر فروری ۱۹۱۵ء ص)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے متعدد رؤیا و کشوف اور الہامات کا تو الگ ایک مجموعہ "المبشرات" کے نام سے چھپ چکا ہے ان میں سے بہت سے الہامات و کشوف غیب کی خبروں پر مشتمل ہیں کچھ پورے ہو چکے ہیں اور اپنے اپنے وقت پر باقی پورے ہوں گے۔

۱۹۴۲ء میں ملک صاحب خان صاحب نون کو ان کی طرف سے دعا کی درخواست پر حضور نے انہیں لکھا۔

"آپ کے لئے دعا بھی کی ہے اور استخارہ بھی اللہ تعالیٰ آپ کو لڑکا دے گا۔"

چنانچہ یکم مئی ۱۹۴۳ء کو ملک صاحب خان صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا (پندرہ سال بعد) وسط اگست ۱۹۴۷ء کی بات ہے آپ نے ایک مجلس میں فرمایا آج عصر کے بعد مجھے الہام ہوا۔

اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا

اور فرمایا اس الہام میں تبشیر کا پہلو بھی ہے اور انذار کا بھی۔ ملک پر ایسے حالات آنے والے ہیں کہ جماعت منتشر ہو جائے گی اور یہ انقلاب ملک میں آئے گا جو انتشار کا باعث جماعت اور احمدی افراد ادھر ادھر ہو جائیں گے۔ چنانچہ ملک تقسیم ہونے پر جماعت جہاں دو ملکوں میں بٹ گئی اور افراد پاکستان میں مختلف طول و عرض میں منتشر ہو گئے اور مرکزیت ختم ہو گئی لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر ایسے سامان کئے کہ مرکزیت بھی قائم ہو گئی۔ اور جماعت کو ایک مرکز میں آباد کر کے باقی افراد مرکز سے منسلک ہو گئے۔

۲۴-۲۵ مئی ۱۹۴۰ء کی بات ہے حضور فرماتے ہیں۔ "میں سفر سے واپسی پر ریل میں آ رہا تھا کہ (جنگ کے سلسلہ میں۔ ناقل) پھر دعا کرنی شروع کر دی دعا کرتے کرتے چند سیکنڈ کے لئے غنودگی کا ایک جھٹکا آیا۔ جیسا کہ الہام کے وقت غنودگی آتی ہے۔ کشفی حالت میں ایک بادشاہ میرے سامنے سے گذارا گیا۔ پھر الہام ہوا "ABDICATED" میں اس کی تعبیر یہ سمجھتا ہوں کہ یا تو کوئی بادشاہ ہے جو اس جنگ میں معزول کیا جائے گا یا کسی معزول بادشاہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دوبارہ دنیا میں کوئی تغیر پیدا کرے گا۔

(الفضل ۱۴ر جون ۱۹۴۰ء المبشرات صفحہ)

یہ الہام کئی بار دونوں معنوں میں پورا ہوا۔ چنانچہ لیوپولڈ (شاہ بلجیم) کیرول (شاہ رومانیہ) بورس (شاہ بلغاریہ) اور رضا شاہ پہلوی (شاہ ایران) کی دست برداری نے اس الہام کی تصدیق کر دی۔

گزشتہ جنگ عظیم کے دوران جب کہ برطانیہ کی حالت نہایت نازک تھی آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا کہ امریکہ سے ۲۰۰۰ جہاز بھجوائے جا رہے ہیں۔ چنانچہ یہ الہام تین ہفتہ بعد وسط جون ۱۹۴۰ء میں پورا ہوا۔

۲۶ ستمبر ۱۹۰۹ء کی بات ہے آپ نے ایک خط میں لکھا۔

"مجھے بھی خدا نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا۔"

چنانچہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ کی ولادت ہوئی اور اس غیبی خبر و الہام کے مطابق آپ کو اللہ تعالیٰ نے خدمتِ اسلام کی توفیق عطا فرما رہا ہے اور دین کی نصرت کا آپ سے اس وقت کام لے رہا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو مزید برکتوں سے نوازے۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بھی کئی ایک رؤیا اور کشوف اور الہامات ہوئے ہیں جن میں سے کچھ تو چھپ چکے ہیں اور بعض ہنوز مخفی ہوئے "الفضل" میں آپ کا ایک خط چھپا ہے جس میں آپ کا تازہ الہام شائع ہوا۔

وَسِّعْ مَکَانَکَ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِءِیْنَ

یعنی وہ تو تمہاری جائدادوں اور اموال کو چھیننا چاہتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر یہ کام کر رہی ہے کہ انجام کار دشمن ناکام ہوگا اور بفضلِ خدا ہمارے نفوس میں اور ہمارے اموال میں اور ہماری جائداد اور املاک میں ایک عظیم وسعت پیدا ہوگی اور اس وقت جو ہم سے استہزاء و حقارت کا معاملہ کر رہے ہیں خدا نے فرمایا فکر نہ کرو میں ان کے مقابلہ میں تمہاری حفاظت و نصرت کے لئے کافی ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتاکم بالخیر

ایک مخلص احمدی عرب خاتون

السیّدہ فاطمہ صالح عودۃ

مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ بلاد عربیہ

محترم چوہدری محمد شریف صاحب سابق رئیس التبلیغ بلاد عربیہ و مغربی افریقہ کی اہلیہ محترمہ السیدۃ حکمت عباس عودہ صاحبہ کی والدہ ماجدہ السیدہ فاطمہ صالح عودہ نے ۱۱ ستمبر ۱۹۷۳ء کو ۷۵ برس کی عمر پاکر اپنے وطن ارض مقدسہ میں وفات پائی اور کبابیر کے احمدیہ قبرستان میں دفن ہوئیں۔

سیّدہ موصوفہ ارض مقدسہ کی ان سعید روحوں اور ابتدائی جانثار مخلصین میں سے ایک تھیں جنہیں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام پر ایمان لانے اور آپ کی قائم کردہ جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کرکے غلبۂ اسلام اور اس کی نشأۃ ثانیہ کی مہم میں کئی رنگ میں قربانیاں پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

آپ اپنے والد بزرگوار حضرت الحاج صالح عبد القادر عودہ بن الحاج عبد القادر عودہ کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ آپ ہی وہ اسم بامسمّیٰ صالح بزرگ تھے جن کی دعوت پر حیفا سے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کبابیر کی بستی میں ابتداءً تشریف لے گئے تھے۔

محترمہ سیدہ مرحومہ بھی ماہ جون ۱۹۲۹ء میں اپنے والد بزرگوار حضرت الحاج صالح عبد القادر عودہ، اپنے محترم چچا الحاج احمد عبد القادر عودہ اور اپنی والدہ محترمہ السیّدہ مریم علی الخطاب کے ساتھ ہی بیعت کرکے حلقہ بگوش احمدیت ہوئیں۔ اس طرح آپ اپنے اخلاص کی بدولت حضرت مسیح موعود و مہدی معہود پر ایمان لانے اور جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کرلینے میں اپنے شوہر محترم الشیخ عباس عبد اللہ عودہ سے ایک طرح سبقت لے گئیں۔ جنہوں نے ان کے جلد ہی بعد بیعت کرکے مہدی معہودؑ کی بابرکت جماعت میں شمولیت کی سعادت و شرف حاصل کرلیا۔

محترمہ سیدہ فاطمہ مرحومہ محترم الشیخ عبد اللہ عودہ کی بڑی بہو تھیں جو حافظ قرآن مجید اور مصر کی ازہر یونیورسٹی کے فارغ التحصیل جیّد عالم تھے انہیں احمدیت کے فلسطین میں پہنچنے سے بہت پہلے خواب میں دکھایا گیا تھا کہ حضرت امام مہدیؑ ہماری بستی میں آئے ہیں اور آپ نے ایک اونچا سفید خیمہ ان کی زمین میں جو پہاڑی کی ایک چوٹی پر واقع ہے نصب کیا ہے۔

آپ کی یہ رؤیائے صالحہ کبابیر میں حضرت مسیح موعود و امام مہدیؑ پر ایمان لانے والی مخلص جماعت احمدیہ کے قیام کے ساتھ پوری ہونے کے علاوہ اس عظیم الشان اور بلند و بالا سفید مسجد (جامع سیّدنا محمودؓ) کی صورت میں بھی پوری ہوئی جو دیکھنے والوں کے لئے دور سے بھی دعوت اسلام کا موجب ہے۔ جسے وہاں کی مقامی عرب جماعت احمدیہ نے کرمل پہاڑ پر تعمیر کیا ہوا ہے۔

محترم الشیخ عبد اللہ عودہ نے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی بشارتوں اور اپنے فطری اخلاص و سعادت مندی کی برکت سے ۱۹۳۱ء میں جماعت احمدیہ میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔

خاکسار نے اپنے عرصۂ قیام فلسطین و لبنان و شام وغیرہ میں ہر جگہ ہی احمدی عرب بھائی بہنوں کے آقائے نامدار فخر دو عالم رسول عربی حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے غیر معمولی محبت و عشق کے علاوہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود اور خلیفۂ وقت حضرت امام جماعت احمدیہ سے والہانہ عقیدت و وابستگی، احمدیت سے انتہائی اخلاص، اس کی ترقی و اشاعت کے لئے دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے ہر طرح قربانی و ایثار کے نمونے مشاہدہ کئے۔

بحمد اللہ ان بزرگ احمدی بھائی بہنوں کا رؤیا، کشوف وغیرہ کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود مہدی معہودؑ پر ایمان لا کر آپ کی جماعت میں شامل ہونا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی پیاری مثالیں پیش کرنا، آپ کے مؤیّد من اللہ ہونے کی واضح اور روشن دلیل ہے۔

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بشارت دی گئی تھی کہ:۔

"یُصَلُّوْنَ عَلَیْکَ صُلَحَاءُ الْعَرَبِ وَاَبْدَالُ الشَّامِ"

یعنی کہ عرب و شام کے نیکوکار اور ابدال آپ کے حق میں دعائیں کرتے ہیں۔

خاکسار نے ممالک عربیہ میں اپنے کئی سالہ عرصۂ قیام میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود پر ایمان لانے والے ایسے صلحاء و ابدال ہر مقام پر آپ کے لئے دعائیں کرتے اپنی آنکھوں سے دیکھے اور ان کی عقیدت مندانہ پُرخلوص دعاؤں کو خود اپنے کانوں سے سُنا۔ یوں تو اکثر و بیشتر حضورؑ کے حق میں خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہی رہنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ تاہم بسا اوقات ایسا بھی ہوتا کہ ابھی ہمارے منہ سے حضرت مسیح موعود اور آپ کے اسم گرامی کے الفاظ پوری طرح ادا بھی نہیں ہو پاتے تھے کہ ان صلحاء کے ہونٹ گویا پہلے ہی سے حضور کے لئے دعا کرنے کی سعادت حاصل کرنے لگتے۔ ایسے ایمان افروز نظارے میں کبھی فراموش نہیں کرسکتا۔ ان کی یاد ہمیشہ میرے دل کو فرحت اور ایمان کو جلا بخشنے کا ذریعہ بنی رہتی ہے۔ غرضیکہ ایسا ہی پیارا، پُرخلوص اور مبارک دینی ماحول محترمہ سیدہ فاطمہ صالح عودہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے کبابیر میں اپنے میکے اور سسرال دونوں جانب سے ہمیشہ میسّر رہا۔ جس کے نتیجہ میں اخلاص و محبت کے ساتھ قال اللہ و قال الرسول حبیب کبریا خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع گویا ان کی غذا تھی۔

آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند۔ دعا گو، جماعت کی مخلص رکن، خلیفۂ وقت سے والہانہ وابستگی اور غیر معمولی عقیدت رکھنے والی آپ کے ارشادات کی شوق و سرور سے تعمیل کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ مرکز سے آنے والے مبلغین کرام کو از حد احترام کی نگاہ سے دیکھتیں اور ان کی خدمت کے مواقع ملنے سے خوش ہوتیں۔ مالی قربانیوں بالخصوص چندہ عام و تحریک جدید، مساجد بیرونی ممالک وغیرہ چندوں میں بشاشت قلبی سے آخر دم تک حصہ لیتی رہیں۔

آپ خوش خلق۔ ملنسار۔ مہمان نواز۔ بہت صابر و شاکر اور ہمدردیٔ خلق وغیرہ اوصاف حمیدہ سے متصف تھیں۔ آپ نے اپنی اولاد کی بہتر تربیت کرنے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی۔ چنانچہ مجھے خوب یاد ہے کہ ان کی نیک تربیت کا ہی اثر تھا کہ بڑوں کی طرح ان کا ایک چھوٹا بچہ عزیز محمود عباس عودہ ۸ - ۱۰ سال کی عمر سے ہی نہایت شوق سے اپنے نانا حضرت الحاج صالح عبد القادر عودہ کی طرح مسجد (جامع سیّدنا محمود) میں سب سے پہلے آکر نماز کیلئے بیٹھا کرتا تھا۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکے سیّد عبد اللہ عباس۔ سیّد عبد الرحمٰن عباس اور سیّد محمود عباس عودہ اور چار لڑکیاں اور پھر ان کے آگے بہت سے نیچے بچیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے مرحومہ کو اپنی رضا کے مقام جنت میں بلند درجات سے نوازے اور آپ کے جملہ عزیزوں پر ہمیشہ اپنی رحمت کا سایہ رکھے اور اپنے وعدہ کے موافق احمدیوں کو ہر طرح و مقام میں بڑھاتا رہے۔ آمین

بقیہ صفحہ ۴

میں خود ہی ان حق و صداقت سے استہزاء کرنے والوں سے نپٹ لوں گا۔

اسی طرح آپ کو ایک الہام ہوا:۔

یَادَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ

اے داؤد ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔

پھر یہ بھی آپ کا الہام ہے:۔

جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

اس الہام میں بتایا گیا ہے کہ جماعت پر ایسا وقت آنیوالا ہے کہ انہیں خاص ذمہ داریوں کی ادائیگی کیلئے جان و مال اور آبرو کی قربانی دینی پڑے گی۔ (باقی)

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم ظفر اللہ خاں مبشر کا نکاح عزیزہ صفیہ نسرین بنت چوہدری فضل الرحمٰن صاحب پشاور صدر کے ساتھ مبلغ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ نے مسجد احمد فیکٹری ایریا ربوہ میں مورخہ ۲۹/۱۲/۷۴ کو صبح ۸½ بجے پڑھا۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک سعد اللہ خاں)
محلہ فیکٹری ایریا ربوہ

زمین برائے فروخت

تحصیل راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخاں میں وسیع چاہی۔ نہری۔ ٹیوب ویل والے رقبے برائے فروخت موجود ہیں۔ مرکزی پنجاب کے مقابلہ میں یہ رقبے بہت سستے ہیں۔ شفع کا اندیشہ نہیں۔ قبضہ فوری ملے گا۔ ضرورتمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر ملیں یا خط و کتابت کریں۔

فدا محمد حجانہ۔ بلاک D ڈیرہ غازیخاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء کی مختصر روداد

جلسہ سالانہ کا دوسرا روز ——— تیسرے اجلاس کی بقیہ کارروائی

۲۷ دسمبر کو جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس صبح سوا نو بجے منعقد ہوا جس میں محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر، محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب اور محترم عطاء المجیب صاحب راشد نے اہم موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔ پہلی دو تقاریر کا خلاصہ قبل ازیں ۲ جنوری کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ محترم عطاء المجیب صاحب راشد کی تقریر کا خلاصہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

جماعتِ احمدیہ — مسلمانانِ عالم کی ایک خادم جماعت

محترم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے "جماعتِ احمدیہ — مسلمانانِ عالم کی ایک خادم جماعت" کے عنوان پر ایک مبسوط اور جامع تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہی احیاءِ اسلام تھی۔ آپ کی حیاتِ طیبہ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کا حسین مرقع تھی۔ خدمت کا کوئی پہلو ایسا نہیں جو تشنہ رہا ہو۔ کوئی گوشہ ایسا نہیں جو آپ کی نظر سے اوجھل رہا ہو۔ آپ نے اپنی ساری خداداد طاقتیں اس راہ میں صرف کر ڈالیں اور جس احسن رنگ میں اس کام کو سرانجام دیا وہ ایثار، محبت اور قربانی کی ایک حسین داستان ہے۔

آپ نے واضح کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم خدمت دل شکستہ اور مایوس مسلمانوں کو امید اور یقین کی قوت عطا کرنا تھا۔ وہ مسلمان جو کسمپرسی کی وجہ سے دشمن کے سامنے ہتھیار ڈال چکے تھے انہیں آپ نے دفاع کے قابل بنایا۔ آپ نے انہیں عزم اور حوصلہ عطا کیا جس کی وجہ سے وہ دشمن کے سامنے سینہ سپر ہو گئے۔ آپ نے غلبۂ اسلام کی ایک دائمی بنیاد رکھ دی۔ آپ نے اپنی مایہ ناز تصنیف "براہین احمدیہ" اور کانفرنس مذاہبِ عالم میں اپنے عظیم لیکچر (اسلامی اصول کی فلاسفی) کے ذریعہ مسلمانوں کو یہ باور کرایا کہ اسلام اپنے دلائل کی عظمت اور قوت کی وجہ سے ادیانِ باطلہ پر غالب آنے والا ہے اور انہیں مغلوب دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں۔ مسلمان زعماء اور لیڈروں نے آپ کی ان خدمات کو سراہا۔ اس وقت کے اخبارات کے صفحات ان خدمات کے اعتراف اور آپ کی تعریفوں سے بھرے پڑے ہیں۔ آپ کا یہ کارنامہ ایسا ہے جسے تاریخِ اسلام بھلا نہیں سکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت میں بھی اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھر دیا تھا جس کی وجہ سے جماعت کا ہر فرد اس سلسلہ میں مومنانہ مسابقت کا مظاہرہ کرتا ہوا نظر آتا ہے اور جماعت من حیث الجماعت مسلمانانِ عالم کی عظیم اور شاندار خدمات بجا لا رہی ہے۔

محترم مولوی صاحب نے فرمایا جماعتِ احمدیہ اسلام اور مسلمانانِ عالم کی حقیقی خادم اور سچی ہمدرد جماعت ہے اس کی عالمگیر اور بے لوث خدمات کا احاطہ کرنا مشکل ہے ان کی خدمات کا دائرہ ساری دُنیا کے مسلمانوں کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے۔ جب بھی مخالفینِ اسلام کی طرف سے مقصدِ اسلام کے منافی، حضرت بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم، مسلمانوں کے مقاماتِ مقدسہ اور شعائرِ اسلامی کے خلاف کوئی ایسی تحریک اُٹھی جس میں استخفاف کا پہلو تھا تو جماعت نے اسکے خلاف نہایت مؤثر آواز اُٹھائی حتیّٰ کہ وہ عالمِ اسلام کی آواز بن گئی اور ایسا عالمگیر بنیادوں پر احتجاج کیا گیا کہ گستاخی کرنے والوں کو معذرت کرنی پڑی۔ مسلمانوں سے محبت کرنا ان کے دُکھ کو اپنا دُکھ سمجھنا اور ان کی فلاح وبہبود کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینا ایک احمدی کی فطرت کا حصّہ بن چکا ہے۔

محترم مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں بعض اہم اور چیدہ چیدہ خدمات کا جائزہ بھی پیش کیا۔ آپ نے فرمایا ۱۹۱۷ء میں جب حکومتِ برطانیہ نے حکومت میں ہندوستانیوں کو شامل کرنے اور انجامکار اقتدار ان کے سپرد کرنے کا اعلان کیا تو جماعت نے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت اور ان کی ترجمانی کے محاذ کو سنبھالا اور بڑی کامیابی سے اس خدمت کو ادا کیا۔ ۱۹۲۸ء میں سائمن کمیشن کا بائیکاٹ نہ کرنے کا حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے مسلمانانِ ہند کو مشورہ دیا۔ آپ کی تحریک پر مسلمان زعماء نے ایک لیگ بنائی جس نے کمیشن سے تعاون کرتے ہوئے مسلمانوں کی ترجمانی کی۔

پھر یہ امام جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تھے جنہوں نے نہرو رپورٹ کے گھناؤنے مضمرات کو بے نقاب کیا پھر لندن میں گول میز کانفرنس منعقد ہوئی تو اس میں جماعت کے ایک مایۂ ناز فرد محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے مسلمانوں کی بہترین نمائندگی کا حق ادا کیا۔ آپ کی کوششوں کے نتیجہ میں ہندوستان کے جدید آئین میں مسلمانوں کے سب مطالبات منظور ہو گئے۔ اسی طرح قیامِ پاکستان کی تحریک کا جماعت نے ہر قدم پر ساتھ دیا اور اس سلسلہ میں کارہائے نمایاں انجام دئے۔ جماعت کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کوششوں کے نتیجہ میں قیامِ پاکستان سے قبل ہندوستان کی عبوری حکومت میں مسلم لیگ شریک ہوئی۔ حد بندی کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کے مشورہ سے علیحدہ محضرنامہ پیش کر کے جماعت نے مسلمانوں کے مفاد کو تقویت پہنچائی۔ کمیشن میں جماعت کے ہی ایک فرد محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے مسلمانوں کی نمائندگی کے فرائض ادا کئے۔ تقسیم ملک کے وقت جب احمدی خود کربناک حالات کا شکار ہو رہے تھے جماعت نے مسلمانوں کی ہر ممکن مدد کی۔ قادیان پناہ گزینوں کا مرکز بن گیا جہاں رہائش، خوراک اور دیگر ضروریات جماعت نے مہیا کیں۔ قادیان سے باہر بھی جہاں ضرورت پڑی جماعت نے اپنی بے لوث خدمات پیش کیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے استحکامِ وطن اور اس کی ترقی کی راہوں کی نشان دہی فرمائی اور ملّتِ اسلامیہ کو سیاسی بصیرت اور ذہنی رفعتوں سے ہمکنار کیا۔ تحریک شدھی میں جماعت کی مساعی تاریخِ اسلام کا ایک زرّیں اور روشن باب ہے۔ رنگیلا رسول اور رسالہ ورتمان کے جواب میں اسلام کے مثبت دفاع کی داغ بیل جماعت نے ڈالی اور ان کے مقابل سیرت النبیؐ کے جلسوں کی بنیاد ڈالی اور اسے دوام عطا کیا۔ تحریکِ آزادیٔ کشمیر میں نہایت شاندار کردار ادا کیا۔ انڈونیشیا کی آزادی میں جماعت وہاں کے مسلمانوں کی ہمنوا بنی، فلسطین کے معاملہ میں مؤثر خدمات سرانجام دیں۔ اسرائیل کے قیام کے وقت مسلمانانِ عالم کو آئندہ خطرات سے آگاہ کیا اور "الکفر ملّةٌ واحدة" کا مضمون لکھ کر مسلمانانِ عالم میں بیداری کی رُوح پھونکی۔ اس وقت افریقی ممالک میں تعلیمی اور طبّی خدمات مسلمانانِ عالم کی خدمت کا ایک نیا باب ہے۔

یہ سب مثالیں اس صداقت اور حقیقت کو پایۂ ثبوت تک پہنچانے کے لئے بہت کافی ہیں کہ جماعتِ احمدیہ مسلمانوں کی حقیقی خادم جماعت ہے اور دُنیا میں ان کی بے لوث خدمات کی مثال ملنا محال ہے۔

اس کے بعد اجلاس تیاری و ادائیگی نماز جمعہ وعصر کے لئے برخاست ہوا۔

جلسہ سالانہ کا چوتھا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز یعنی ۲۷ دسمبر کو جلسہ سالانہ کا چوتھا اجلاس جمعہ اور عصر کی نمازوں کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس میں حضور نے احبابِ جماعت کو ایک معرکہ آرا خطاب سے نوازا (حضور کے خطاب کا خلاصہ الفضل ۲۸ دسمبر کے صفحہ اوّل پر ہدیۂ قارئین کیا جا چکا ہے)۔

ولادت

الحمد للہ! برادرم شیخ امین الرحمن سلمہٗ کو اللہ تعالیٰ نے ۸ اخاء ۱۳۵۳ ہش بمطابق ۸ اکتوبر ۱۹۷۴ء بروز منگل پہلا فرزند عطا فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام عطاء الرحمٰن رکھا ہے نیز حضور نے دعا فرمائی "اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادمِ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت فرمائے"۔

نومولود حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب صحابی (یکے از ۳۱۳) آف کپورتھلہ کا پڑپوتا اور محترم مولوی عبد المجید صاحب سیکرٹری امور عامہ اور زعیم اعلیٰ انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی کا نواسہ ہے۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ بچہ صحت والا ہو اور لمبی عمر پائے اور اللہ تعالیٰ اسے نیک، صالح، اسلام اور احمدیت کا شیدائی بنائے۔ آمین۔

(شیخ خلیل الرحمٰن سیکرٹری ضیافت کراچی)

اعلانِ تعطیل

جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں ۴ ماہ صلح ۱۳۵۴ ہش (۴ جنوری ۱۹۷۵ء) بروز ہفتہ دفتر الفضل میں تعطیل ہو گی اس لئے اس روز کا پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴